رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۵۸ سوموار ۲۵ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ۔ ۲۳ نبوت ۱۳۶۰ ہش ۔ ۲۳ نومبر ۱۹۸۱ء نمبر ۲۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کریں کہ جو ہماری زبان پر ہے وہی ہمارا عقیدہ اور وہی ہمارا عمل ہو

اسلام اور توحید خالص کا نام لینے والے اللہ کی ذات و صفات کا عرفان بھی حاصل کرنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ کی اتباع کو چھوڑنے والا ناکامی، بدامنی، خوف اور بے اطمینانی کی زندگی بسر کرتا ہے

مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ ۲۰ نبوت/نومبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے خطبہ میں ایک آیت قرآنی کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھی بات اللہ تعالیٰ کی توحید خالص کا پرچار کرنا، اس توحید کا حقیقی عرفان حاصل کرنا اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے سانچے میں ڈھال کر حقیقی فرماں بردار بننا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ جو ہماری زبان پر ہے وہی ہمارا راسخ عقیدہ ہو اور اسی کے مطابق ہمارے اعمال ہوں اور اللہ کی رضا کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر رہے۔ آمین!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ حٰم السجدۃ کی آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (حٰم السجدۃ : ۳۴) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سب سے اچھا قول اللہ کی طرف بلانا ہے اور قول کے معنی عربی کی لغت کی رو سے یہ ہیں کہ سب سے اچھا قول وہ ہے کہ زبان پر جو عقیدہ ہو وہی دل میں بھی جاگزیں ہو اور اسی کے مطابق انسان کا عمل ہو۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود ذات و صفات باری کا عرفان بھی رکھتا ہو۔ ورنہ اس سے کئی خرابیاں بھی پیدا ہونے کا احتمال ہے

اللہ کی طرف بلانے والے کو خدا تعالیٰ کی قدوسیت اور سبوحیت کا پورا علم ہو مثلاً اسے پتہ ہو کہ اللہ کی ذات ہر قسم کی کمزوری سے پاک اور ہر صفت حسنہ سے متصف ہے۔ حضور نے فرمایا اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی طرف بلانے والا یہ بھی بتائے کہ اگر اپنی خیر چاہتے ہو۔ دین میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو اس رب کی طرف آؤ جو حقیقی ربوبیت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ کے سوا اور کوئی ربوبیت نہیں کر سکتا۔ خدا نے انسان کی استعدادیں اور صلاحیتیں پیدا کی ہیں اور اس نے انسان کو بتا دیا ہے کہ ان صلاحیتوں کی نشوونما تم خود نہیں کر سکتے جب تک تمہارا اللہ تمہاری ربوبیت کرنے والا نہ ہو اس لئے اگر دینی اور دنیوی عزتیں خوشحالی اور سکون چاہتے ہو تو اپنے رب کی طرف آؤ اور اس کی بتائی ہوئی ہدایات پر عمل کرو۔

حضور نے فرمایا کہ اس مختصر سی آیت میں جو جامع مضمون بیان ہوا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ صرف یہ کہنے سے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اس شخص کا قول۔ قولِ احسن نہیں ہو جاتا بلکہ وہ قول احسن اس وقت ہوتا ہے جب وہ عمل صالح سے بھی کام لیتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے کہ میں صفات و ذاتِ باری کا علم رکھتا ہوں اور اس وجہ سے اس کی ذات پر میرا عقیدہ اتنا راسخ اور گہرا ہے کہ میرے جوارح میرے دل کے تابع ہو کر ہر وقت اسی کی اطاعت میں مشغول رہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اسی مضمون کو دوسری جگہ اس شکل میں بیان کیا گیا ہے کہ:

"قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝"

یعنی میری ہر حرکت اور سکون اس لئے ہے کہ میرا تعلق رب العالمین سے پختہ رہے۔ اگر یہ تعلق ٹوٹ جائے تو میں توحید خالص کو نہیں پا سکوں گا اور توحید خالص پر قائم ہو کر ہی یہ دعویٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

ان اتبع الا ما یوحیٰ

کہ میں صرف اس وحی کی اتباع کرتا ہوں جو اللہ نے نازل کی ہے اور مسلمانوں کو بتایا کہ اگر تم بھی اس پر کاربند ہونا چاہتے ہو تو۔

"فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ"

یعنی میری اتباع کرو اس سے اللہ تم سے محبت کرے گا۔ یہی ایک راہ ہے اس کے علاوہ ہلاکت ہے جو اس وحی الٰہی کی اتباع کو چھوڑتا ہے وہ

۔ بدامنی۔ خوف اور بے اطمینانی کی زندگی بسر

(باقی صفحہ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۱ نبوت/نومبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بروز جمعرات سوا پانچ بجے شام بخیر و خوبی اسلام آباد سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ۔

حضور انور کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی سے رکھے اور ہر گام پر اپنے فرشتوں کے لشکروں کی تائید و حمایت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

- بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کا پتہ کا اپریشن مکرم سرجن ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے ۱۵ نومبر ۱۹۸۱ء کو قاضی کلینک شادمان لاہور میں کیا۔ الحمد للہ اپریشن کامیاب رہا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔
- مکرم ڈاکٹر سرجن مسعود احمد صاحب ڈیوس روڈ بیمار ہیں احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین۔
- مکرم مولوی محمد اسمٰعیل منیر ثانی صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ کا ہرنیا کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں بخیر و خوبی ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی اور صحت یابی کے لیے دعا کی درخواست دعا ہے۔
- میرے بھائی عزیزم خالد محمود کا بازو کا آپریشن سروسز ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو ہر مشکل سے محفوظ رکھے اور ہر پیچیدگی سے بچائے۔ آمین۔

(مرزا خلیل احمد قمر وقف جدید ربوہ)

- میرے بیٹے عزیزم منصور احمد صاحب مبشر مبلغ ڈنمارک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۸۱/۱۱/۱۰ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم برادرم خاں عبدالرزاق خاں صاحب ملتان کا نواسہ ہے بزرگان جماعت اور احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو اپنی حفاظت میں صحت و سلامتی سے رکھے بچے کو معمر اور خادم دین بنائے اور اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے والا بنائے۔ آمین۔

(باقی صفحہ پر)

جماعت احمدیہ کا نواسی واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا نواسی واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۶۰ ہش (دسمبر ۱۹۸۱ء) بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب اس بابرکت جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں!

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

۲۵ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

۲۳ نبوت ۱۳۶۰ ہش

مومنوں کی مقبول دعائیں اور ان کی کرشمہ سازی

خدائی جماعتیں اپنی تمام تر کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود بالآخر غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہو کر رہتی ہیں۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں ہوتی کہ انہیں خدائی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے اور اسی کے بل پر وہ نامساعد حالات کے باوجود کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہیں لیکن حصول نصرت الٰہی کے لئے انہیں تدبیر اور دعا سے کام لینا پڑتا ہے۔ تدبیر وہ اپنی استطاعت کے مطابق ہی کر سکتی ہیں۔ اس لئے ان کا اصل زور دعا پر ہی ہوتا ہے وہ دعاؤں سے کبھی غافل نہیں ہوتیں اور اس یقین کے ساتھ عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں میں مصروف رہتی ہیں کہ ان کا خدا جس نے غلبۂ حق کی عظیم ذمہ داری ان کے کندھوں پر ڈالی ہے ان کی دعاؤں کو ضرور شرفِ قبولیت سے نوازے گا اور وعدوں کو ضرور پورا کر دکھائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جن انبیائے کرام کا ذکر کیا ہے ان کے حالات کے ضمن میں اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ کیسی کیسی متضرعانہ دعائیں کیا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ وہاں ان کے اس یقین پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ ان کا رب جس نے انہیں اصلاح خلق کی غرض سے مبعوث کیا ہے۔ ضرور ان کی دعاؤں کو قبول کرے گا۔ چنانچہ ان کے اس یقین کا اظہار ان کے ان الفاظ سے ہوتا ہے:۔

اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝ (ابراہیم آیت ۴۰)

ترجمہ:۔ میرا رب (بہت ہی) دعائیں سننے والا ہے۔

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور حضرت ہارون کو ساتھ لے کر فرعون کے پاس جانے اور اس تک پیغام حق پہنچانے کا حکم دیا تو ساتھ ہی انہیں دعائیں کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی اور یہ امر ان کے ذہن نشین کرایا کہ دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں ہی وہ کامیاب ہوں گے اور فرعون جیسا جابر اور ظالم بادشاہ ان کا بال بھی بیکا نہ کر سکے گا۔ چنانچہ جب حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی میں اس خدشہ کا اظہار کیا کہ چونکہ میرے ہاتھ سے نادانستہ طور پر قوم فرعون کا ایک آدمی مارا گیا تھا اس لئے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھے قتل نہ کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝

(الشعراء آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ ہرگز نہیں (یعنی ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہ وہ تجھے قتل کر سکیں) پس تم دونوں ہماری آیتیں لے کر (فرعون کے پاس چلے جاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور (تمہاری دعاؤں کو) سنتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا اس موقع پر اپنے السمیع ہونے کا ذکر کرنا صاف بتا رہا ہے کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کی کامیابی کا اصل ذریعہ تو دعا تھی نہ کہ ظاہری تدبیر اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں بے دھڑک اس کے حکم کی تعمیل کرنے کی تلقین کے ساتھ دعاؤں پر زور دینے کی نصیحت فرمائی اور اس طرح انہیں باور کرایا کہ وہ اپنی ظاہری کمزوری اور بے بضاعتی پر فکر مند نہ ہوں۔ جب ان کا خدا ان کے ساتھ ہے اور ان کی دعاؤں کو قبول کر کے انہیں کامیابی سے ہمکنار کرنے کی پوری قدرت رکھتا ہے تو پھر انہیں فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان کا کام تو احکام الٰہی کی تعمیل اور دعاؤں پر زور دینا ہے۔ اسی میں ان کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جب قریش مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ پر ایمان لانے والوں کی مخالفت کو انتہا تک پہنچانے اور انہیں اذیتیں دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے یہ اعلان کروایا کہ اگرچہ ہم بے حد کمزور اور بے بضاعت ہیں لیکن ہماری دعائیں ہماری تقویت کا اصل باعث ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول کر کے ہمیں غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کر دکھائے گا۔ دنیا خواہ کچھ ہی سمجھے اور کہے ہوگا وہی جو ہمارا خدا چاہے گا اور وہ وہی چاہے گا جس کے لئے ہم عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ اس کی خدمت میں بنتی ہوں گے کیونکہ وہ ہماری دعائیں سننے والا اور ہمارے قریب ہی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِیْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ ۝ (سبا آیت ۵۱)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تو کہہ دے کہ اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا وبال میری ذات پر پڑے گا اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو صرف اس وحی کی وجہ سے ہوں جو میرے رب نے مجھ پر نازل کی ہے۔ وہ یقیناً بہت دعائیں سننے والا (اور اپنے بندے کے پاس) موجود رہنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ جہاں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سننے کے لئے ان کے قریب ہی ہے وہاں وہ انہیں دکھ دینے اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنے والے ان کے طاقتور مخالفوں کو پکڑنے اور انہیں ان کے کئے کی سزا دینے کے لئے ان کے بھی قریب ہی ہے اور پھر یہ کہ جب ان پر اس کی پکڑ آئے گی تو ان کی ظاہری طاقت اور شان و شوکت کا بھرم کھل جائے گا اور دنیا دیکھ لے گی کہ وہ فی الاصل بہت ہی کمزور ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا:۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ۝ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ۝ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَیَقْذِفُوْنَ بِالْغَیْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ۝ وَحِیْلَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ ۝ (سبا آیات ۵۲ تا ۵۵)

ترجمہ:۔ اور اگر تو اس حالت کو دیکھے جبکہ یہ (خدا کی گرفت کی وجہ سے) گھبرا جائیں گے اور انہیں بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا اور ایک قریب کے مکان سے وہ پکڑے جائیں گے (تو تجھے معلوم ہو جائے کہ یہ کیسے بھڑ دلے ہیں) اور کہیں گے کہ ہم ایمان لائے لیکن انہیں اس (یعنی ایمان) کا حاصل کرنا اتنی دور جا کر کس طرح نصیب ہو سکتا ہے۔ اور وہ اس سے پہلے اس کا انکار کر چکے ہیں اور دور بیٹھے بغیر غور و فکر کے اٹکل پچو اعتراض کرتے رہے ہیں اور ان کے درمیان اور ان کی خواہشات کے درمیان روکیں ڈال دی گئیں۔ اسی طرح جس طرح ان کے ہم جنس لوگوں سے ان سے پہلے کیا گیا تھا۔ وہ بھی ایک ایسے شک میں مبتلا تھے جو بے چینی پیدا کر دینے والا تھا (اور یہ بھی مبتلا ہیں)

چنانچہ ایسا ہی ہوا جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی دعائیں سننے کے لئے ان کے قریب ہی تھا وہ ان کی دعاؤں کو قبول کر کے ان کے دلوں کو مضبوط کرتا چلا گیا اور اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف اپنی گمراہی کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے دور بلکہ بہت دور تھے تاہم ان کے مظالم کی وجہ سے وہ انہیں پکڑنے کے لئے ان کے قریب ہی تھا اور تاریخ شاہد ہے کہ اس نے انہیں ایسا پکڑا کہ ان کی طاقت کا غرور سب خاک میں مل کر رہ گیا۔

الغرض ظاہری کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود مومنوں کی تقویت اور کامیابی کا باعث ان کی مقبول دعائیں ہوتی ہیں جنہیں قبول کرنے کے لئے خدا ان کے قریب ہی ہوتا ہے وہ خدائی حکم کی تعمیل میں اپنی استطاعت کے مطابق تدبیر سے بھی کام لیتے ہیں۔ لیکن ان کا اصل زور اپنے قادر و توانا خدا کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں پر ہوتا ہے اور ان کی وجہ سے ہی وہ غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ اور ان سے پہلے دیگر انبیاء علیہم السلام اور ان پر ایمان لانے والے کامیاب ہوئے۔

اس میں امت مسلمہ کے لئے ایک بہت بڑا سبق مضمر ہے اور وہ یہ کہ ان کی اصل طاقت ان کی مقبول دعائیں ہی ہیں نہ کہ محض ظاہری ساز و سامان۔ انہیں اس رنگ میں دعائیں کرنے سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے کہ وہ جناب الٰہی میں قبولیت کا درجہ پا سکیں۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہو جائیں تو پھر بڑی سے بڑی طاقت بھی انہیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ الٰہی ـــــ ایک عظیم عبادت

(سلطان احمد پیر کوٹی)

ذکرِ الٰہی کسے کہتے ہیں؟

ذکر کے معنے ہیں یاد کرنا اور ذَکَرَ اللّٰہَ کے معنے ہیں اس نے اللہ کو یاد کیا۔ پس ذکرِ الٰہی کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور ایسے طور پر مستحضر فی الذہن کرنا کہ پھر بھول نہ جائے۔ اس کی صفات کو اپنے سامنے رکھنا۔ ان کو زیادہ سے زیادہ بار دہرانا اور ان کا اپنے دل میں اقرار کرنا۔ جو انعامات نازل ہوئے ہیں ان پر توجہ دینا اور غور کرنا اور اپنی بے بسی کو سامنے رکھنا

ذکرِ الٰہی کی اہمیت

دعا اور ذکرِ الٰہی مذہب کی جان ہے۔ احمدیت کی روح کا نام ہے۔ قربِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ ہماری دینی اور دنیوی ترقیات کا ذریعہ ہے۔ ہم بہت کمزور ہیں۔ کوئی دنیوی طاقت اور اقتدار ہمارے پاس نہیں اور ساری دنیا ہماری مخالف و معاند ہے۔ وہ ہمیں مٹانے کے درپے ہے۔ اس حالت میں ہمارے پاس صرف ایک ہی ہتھیار ہے جس سے ہم اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔ دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں اور وہ ذکرِ الٰہی اور دعا ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کو ڈھال بنا لیں اور اس کی تائید و نصرت اور حمایت ہمیں حاصل ہو تو دنیا کی کوئی چیز بھی ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

ذکرِ الٰہی کو خود خدا تعالیٰ نے بہت بڑا عمل قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں نماز اور نماز باجماعت کے اثرات بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (عنکبوت آیت ۴۸)

یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر تمام امور سے بڑا اور تمام عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔ سب سے بڑی اور سب سے مؤثر نیکی ہے۔ اس آیت سے ذکرِ الٰہی کی اہمیت واضح ہے۔

ذکرِ الٰہی کی مجالس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کے باغات اور ذکرِ الٰہی کو ان باغات کا میوہ قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ

(ترمذی)

جس وقت تم جنت کے باغوں میں سے گذرو تو میوہ خوری کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا جنت کے باغات کون سے ہیں تو آپؐ نے فرمایا "ذکر کے حلقے"۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کا قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بڑا درجہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کی راہ میں اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہے۔ کفار کی گردنیں اڑاتے ہوئے اس کی تلوار ٹوٹ جاتی ہے۔ خود بھی زخموں سے چور ہو جاتا ہے تب بھی وہ ذکرِ الٰہی کرنے والوں سے بڑھ نہیں سکتا۔ چنانچہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ قیامت کے روز بندوں میں سے اللہ کے نزدیک کون افضل ہوگا تو آپؐ نے فرمایا:۔

اَلذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنے والے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً

(ترمذی)

کیا ذکرِ الٰہی کرنے والے کا درجہ خدا کی راہ میں تلوار چلانے والے سے بھی بڑھ کر ہے تو حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ وہ کفار اور مشرکین میں اس قدر تلوار چلائے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خود بھی خون سے لت پت ہو جائے تب بھی ذکرِ الٰہی کرنے والے اس سے مقام اور درجہ کے لحاظ سے افضل ہوں گے۔

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو سب سے بہتر اور پسندیدہ ہو اور سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بھی بہتر ہو اور اس سے بھی بہتر ہو کہ کوئی شخص جہاد کے لئے جائے اور دشمنوں کو قتل کرے اور خود بھی شہید ہو جائے تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمائیے تو آپؐ نے فرمایا ذِكْرُ اللّٰهِ وہ اللہ کا ذکر ہے۔

(ترمذی و مسند احمد بن حنبل)

ایک اور روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ

اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ

تو آپؐ نے فرمایا:۔

اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

کہ تو دنیا سے ایسے حال میں جدا ہو کہ تیری زبان ذکرِ الٰہی سے تر ہو۔

حضرت بسر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بسبب ضعف کے میں اسلام کے احکام پر پوری طرح عمل پیرا نہیں ہو سکتا۔ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس کے کرنے سے نہ صرف میں زیادہ ثواب حاصل کر سکوں بلکہ وہ آسان، جامع اور کسی زمان و مکان اور حال پر موقوف نہ ہو اور فرائض کی ادائیگی کے بعد میں نوافل سے مستغنی ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا:۔

لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (ترمذی و ابن ماجہ)

تیری زبان ہمیشہ ذکرِ الٰہی سے تر رہے۔ یعنی تمہاری زبان پر ہر وقت ذکرِ الٰہی جاری رہے۔

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ کے مصداق تھے مگر آپؐ بھی ہر وقت ذکرِ الٰہی کرتے رہتے۔ کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ آپؐ کی زبانِ مبارک ذکرِ الٰہی سے تر نہ ہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ۔ (ترمذی)

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہتے۔

ذکرِ الٰہی کا ترک اور اس سے غفلت کفر ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں ہے اُذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۔ یعنی اے میرے بندو تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو۔ میں بھی تم کو نہ بھولوں گا۔ تمہارا خیال رکھوں گا اور میرا شکر کیا کرو اور میرے انعامات کی قدر کیا کرو اور کفر نہ کیا کرو۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے۔ پس جو دم غافل وہ دم کافر والی بات ہے۔ صاف ہے یہ پانچ وقت (پنجوقتہ نماز کے اوقات۔ ناقل) تو خدا نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اس کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے۔ (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے پہلے جانشین حضرت مولوی نور الدین صاحب بھیروی فرماتے ہیں:۔

"جمعہ کے دن کثرتِ درود اور دل سے درود پڑھنا اللہ کی جناب میں اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اللہ کو یاد کرو۔ جتنا جتنا تم خدا کو یاد کرو گے اتنا ہی وہ بھی تم کو یاد کرے گا اور تمہاری دعائیں قبول فرمائے گا۔" (الحکم ۱۴ جون ۱۹۰۸ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"رات کو اگر تم جنابِ الٰہی کو یاد کیا کرو تو تمہاری روح کو جنابِ عالی سے بڑا تعلق پیدا ہو جائے۔ مومن اگر ذرا بھی توجہ کرے تو سب مشکلات آسانی سے دُور ہو جائیں۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا۔ اللہ تعالیٰ کا نام لو اور رات کو جہان سے منقطع ہو جاؤ۔" (بدر ۲۸ نومبر ۱۹۱۲ء)

حضرت مصلح موعود تحریر فرماتے ہیں:۔

"جلاءِ نفس ہمیشہ ذکرِ الٰہی سے ہوتا ہے ..... اسلام کی اصل ترقی ذکرِ الٰہی اور عبادت پر زور دینے سے ہی ہوگی۔"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جزء ۴ حصہ ۳ صفحہ ۲۴۵)

قرآن کریم میں ذکرِ الٰہی کا حکم

قرآن کریم میں بار بار ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مثلاً فرمایا

اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا (الانفال ۶ ع ۴ جمعہ ۱۱)

اللہ کو بہت یاد کیا کرو۔

اُذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (البقرہ ۱۵۳)

تم مجھے یاد رکھو۔ میں بھی تمہیں یاد کرتا رہوں گا۔

وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ (البقرہ ۱۹۹)

جس طرح اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اس کے مطابق اُسے یاد کرو

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (احزاب ۴۲)

تم اللہ کو بہت یاد کرو۔

اُذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ (النساء ۱۰۴)

تم اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر یاد کرتے رہو

اُذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ (اعراف ۲۰۶)

تم اپنے نفس میں اپنے رب کو عجز اور خوف کے ساتھ یاد کرتے رہا کرو اور دھیمی آواز سے بھی۔

اُذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا (مزمل ۹)

چاہیئے کہ تو اپنے رب کی صفات کو یاد کیا کر اور اس سے دل لگایا کر۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (الدہر)

اور اپنے رب کا صبح و شام ذکر کیا کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (المنافقون)

اے مومنو! تم کو مال اور اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے۔

ذکرِ الٰہی کے اقسام

۱۔ سب سے ضروری اور اہم ذکر نماز ہے۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں انسان کبھی کھڑا ہو کر ذکر کرتا ہے۔ کبھی رکوع میں، کبھی سجدہ میں، کبھی بیٹھ کر۔ پھر نماز میں انسان قرآن کریم بھی پڑھتا ہے۔ اس کے علاوہ اور اذکار اور اوراد ہیں جو نماز میں کئے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی نماز کو ذکر کہا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ

(طٰہٰ آیت ۱۰)

میں یقیناً اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تو میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کر۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے مومنو! میرا ذکر کرو تو اس کے ایک معنی یہ ہوئے کہ اے مومنو نماز پڑھو۔ پھر فرماتا ہے:۔

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ۔ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔

(البقرہ آیات ۲۳۹-۲۴۰)

تم تمام نمازوں کا اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو اور اللہ کے لئے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل یا سوار ہونے کی حالت میں ہی نماز پڑھ لو۔ پھر جب تمہیں امن حاصل ہو جائے تو اللہ کو یاد کرو کیونکہ اس نے تمہیں وہ کچھ سکھایا ہے جو تم پہلے نہ جانتے تھے۔

ان آیات میں نماز پڑھنے کی تاکید اور پھر خوف کی حالت میں یہ ذکر کر کے کہ تم سواری کی حالت میں یا پیدل ہونے کی حالت میں نماز پڑھ لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر جب تم امن میں ہو جاؤ اذکروا اللہ۔ تم اس کا ذکر کرو۔ یعنی نماز پڑھو۔ گویا اس میں نماز کو ذکر کہا گیا ہے۔

۲۔ قرآن کریم کو بھی ذکر کہا گیا ہے۔ قرآن کریم میں وارد ہے۔

قَالُوْا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ۔

(الحجر آیت ۷)

اور انہوں (کفار) نے کہا کہ اے شخص جس پر ذکر اتارا گیا ہے تو یقیناً دیوانہ ہے۔

اس آیت میں "الذکر" سے مراد قرآن کریم ہے۔ پھر فرمایا:۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر آیت ۱۰)

اس ذکر (قرآن کریم) کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے

ایک اور جگہ پر فرمایا:۔

وَھٰذَا ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ اَنْزَلْنٰہُ اَفَاَنْتُمْ لَہٗ مُنْکِرُوْنَ۔

(انبیاء: ۵۱)

اور یہ (قرآن کریم) ایسی یاد دلانی کرنیوالی کتاب ہے جس میں تمام آسمانی کتابوں کی خوبیاں بہم پہنچ گئی ہیں اس کو ہم نے اتارا ہے پس کیا تم ایسی کتاب کے منکر ہو۔

قرآن مجید کے دو مزید مقامات پر بھی "الذکر" سے مراد قرآن کریم لیا گیا ہے اور وہ دو مقامات یہ ہیں

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَھُمْ۔ وَاِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ۔ (حٰمٓ سجدہ: ۴۲)

وہ لوگ جو کہ اس ذکر (یعنی قرآن) کا جب وہ ان کے پاس آیا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ ایک بڑی عزت والی کتاب ہے۔

۲۔ فَاسْتَمْسِکْ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْکَ اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَاِنَّہٗ لَذِکْرٌ لَّکَ وَلِقَوْمِکَ۔ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ (زخرف ۴۴-۴۵)

اور تو اس کلام کو جو تیری طرف وحی کیا گیا ہے مضبوطی سے پکڑے کیونکہ تو سیدھے راستہ پر ہے اور یہ کلام تیرے لئے بھی شرف اور عزت کا موجب ہے اور تیری قوم کیلئے بھی اور تم سے ضرور تمہارے اعمال کے متعلق سوال کیا جائیگا۔

قرآن کریم کو کیوں "ذکر" کہا گیا ہے اس کے متعلق حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں۔

"توحید پہلی کتابوں میں ناقص طور پر تھی اور تم ہرگز ثابت نہیں کر سکتے کہ کامل تھی ماسوا اس کے توحید دلوں سے بکلی گم ہو گئی تھی قرآن نے اس توحید کو پھر یاد دلایا اور اس کو کمال تک پہنچایا قرآن کا نام اسی لئے ذکر ہے کہ وہ یاد دلانے والا ہے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۱۰)

نیز فرمایا:۔

"قرآن کریم کا نام "ذکر" رکھا گیا تھا اس لئے کہ وہ انسان کی اندرونی شریعت یاد دلاتا ہے۔ جب اسم فاعل کو مصدر کی صورت میں لاتے ہیں تو وہ مبالغہ کا کام دیتا ہے۔ جیسا زیدٌ عدلٌ زید بہت عادل ہے۔ قرآن کوئی نئی تعلیم نہیں لایا بلکہ اسی اندرونی شریعت کو یاد دلاتا ہے جو انسان کے اندر مختلف طاقتوں کی صورت میں رکھی ہوئی ہے۔ ایثار ہے۔ شجاعت ہے۔ جبر ہے غضب ہے۔ قناعت ہے وغیرہ غرض جو فطرت باطن میں رکھی تھی قرآن نے اسے یاد دلایا جیسے "فی کتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ" یعنی صحیفۂ فطرت میں جو چھپی ہوئی کتاب تھی اور جس کو ایک شخص نہ دیکھ سکتا تھا اسی طرح اس کتاب کا نام "ذکر" بیان کیا تاکہ وہ پڑھی جاوے تو وہ اندرونی اور روحانی قوتوں اور اس نور قلب کو جو آسمانی ودیعت انسان کے اندر ہے یاد دلائے غرض اللہ تعالیٰ نے قرآن کو بھیج کر بجائے خود ایک روحانی معجزہ دکھایا تاکہ انسان ان معارف اور حقائق اور روحانی خوارق کو معلوم کرے جن کا اسے پتہ نہ تھا"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اول صفحہ ۹۶)

قرآن کریم کو "الذکر" کیوں کہا جاتا ہے اس سلسلہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب بھیروی فرماتے ہیں۔

"مفسرین نے اس کی دو وجہیں لکھی ہیں ایک تو اس لئے کہ ایک مسئلہ کو بار بار یاد دلاتا ہے۔ دوم یہ کہ فطرت انسانی میں جو باتیں رکھی گئی ہیں ان کو یاد دلاتا ہے ایسا ہی جو تعلیم پہلی الہامی کتابوں میں نازل ہو کر بھول چکی ہیں اس کو یاد دلاتا ہے"

(درس القرآن صفحہ ۵۰۴)

۳۔ نماز اور قرآن کریم کے علاوہ ایک اور ذکر بھی ہے مثلاً صفات الٰہیہ کا بیان کرنا۔ ان کا تکرار اور اقرار۔ تسبیح۔ تکبیر تحلیل وغیرہ گو نماز میں بھی یہ اذکار پائے جاتے ہیں لیکن اگر نماز کے علاوہ ان اذکار کی ضرورت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یہ کیوں فرمایا۔

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ۔ (النساء آیت: ۱۰۴)

اور جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر یاد کرتے رہو۔

وَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (الجمعہ: ۱۱)

جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جایا کرو اور اس کا فضل تلاش کیا کرو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اس آیت میں "فَاذْکُرُوا اللّٰہَ" میں "ذکر" سے مراد نماز نہیں بلکہ نماز کے علاوہ دوسرے اذکار ہیں۔

سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ۔

(النور: ۳۸)

یہ ذکر کرنیوالے کچھ ایسے مرد ہیں جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے

یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ

وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔

اس آیت میں بھی نماز کے علاوہ "ذکر اللہ" کا ذکر کیا گیا ہے۔

ایک اور لحاظ سے ذکر الٰہی کی دو اقسام ہیں

۱۔ مخفی ۲۔ بالجہر یعنی ذرا اونچی آواز سے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔

اذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ (اعراف آیت ۲۰۶)

نیز حضرت اقدس کے پہلے جانشین حضرت مولوی نورالدین صاحب بھیروی فرماتے ہیں۔

"ذکر الرحمان، ذکر دو قسم کا ہے اور قرآن مجید میں دونوں معنے مراد لئے ہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تسبیح ذکر اللہ ہی ہے۔ پھر وہ دعائیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اٹھتے بیٹھتے جاگتے کھاتے کھاتے پاخانے جانے کیلئے مروی ہیں مگر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اپنی ہر حرکت ہر سکون ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت رکھنا اور تمام مناسب اوقات میں اللہ کو یاد رکھنا"

(زخرف غ درس القرآن صفحہ ۵۲۶)

(باقی)

استغفار کے دو لطیف معنی

حضرت اقدس نے استغفار کے دو بڑے ہی لطیف معنی کئے ہیں وہ ملاحظہ ہوں۔

۱۔ "استغفار قرآن شریف میں دو معنی پر آیا ہے ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے جو ایک طرفۃ العین سے خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لئے استغفار کرتے ہیں۔ تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے"

۲۔ "اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشو و نما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سگریٹ نوشی

قرآنِ کریم نے مومنوں کے متعلق فرمایا ہے کہ
هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ
یعنی وہ لغویات سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور عاجز راقم الحروف کے خیال میں سگریٹ نوشی لغویات میں اول نمبر پر ہے اور مرکز سلسلہ میں یہ فعل اور بھی معیوب معلوم ہوتا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج کل ہم میں سے بعض خصوصاً نوجوان طبقہ سلسلہ کے مرکز مقدس کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ ذرا غور سے سنیئے کہ دارالہجرت ربوہ وہ مقام ہے جسے دیکھنے کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ دُور دراز سے آتے ہیں کیونکہ یہاں ہمارے پیارے آقا امام جماعت احمدیہ رونق افروز ہیں۔ آنے والے لوگوں کے تصور میں ربوہ ایک سراسر پاکیزہ شہر ہے۔ اگر خدا نخواستہ وہ یہاں لغویات کو دیکھیں گے تو ان کے دل پر سخت چوٹ لگے گی۔

ہجرت کے بعد یہ بے آب وگیاہ سرزمین (جس کو اب ربوہ کہتے ہیں) صدر انجمن احمدیہ نے حضرت مصلح موعود کی منشا کے مطابق اس غرض کے لئے خریدی تھی کہ ایک پاکیزہ ماحول جماعت کو میسر آئے۔ اس کی خاطر لاہور میں لاکھ شدہ عظیم الشان مکانات دفاتر اور کالج چھوڑ چھاڑ کر کروڑہا روپے خرچ کر کے یہاں پر اپنے ادارے قائم کئے تاکہ پاکیزہ ماحول حاصل ہو اور دوسرے شہروں کی زہریلی فضا جسکی شکایت سب کو ہے محفوظ رہیں۔

چاہیئے کہ احمدی سگریٹ نوشی سے اجتناب کریں۔ جلسہ سالانہ پر لاکھوں آدمی دُور دراز علاقوں اور ملکوں سے بھی آتے ہیں۔ مرکز میں رہنے والے جہاں ان کی احسن طور پر مہمان نوازی کریں گے یہ بھی ضروری ہے کہ اُن کو اپنے لغویات سے پرہیز کرنے کا بھی ثبوت مہیا کریں اور ذکر الٰہی استغفار اور درود شریف کا وِرد بکثرت سے ہونا چاہیئے۔

سگریٹ نوشی طبی نقطہ نگاہ سے بھی بڑی خطرناک ہے۔ اس سے کینسر جس میں مہلک بیماری کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے منہ سے بدبو کا آنا تو عام ہے۔ مسجد میں جائیں تو دوسرے نمازیوں کو بھی بدبو سے تکلیف ہوتی ہے حدیث میں ہے کہ بدبو کی وجہ سے فرشتے بھی دُور بھاگتے ہیں۔ دیکھئے کتنا نقصان ہے۔

سگریٹ نوشی احساس کمتری بھی پیدا کرتی ہے۔ انسان سُست ہو جاتا ہے۔ وقت ضائع ہوتا ہے۔ خیالات میں الجھن پیدا ہوتی ہے اور بھی طرح طرح کی خرابیاں ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرمایا کرتے تھے کہ سکھ جو تمباکو نہیں پیتے ان کے کھیتوں میں فصلیں مقابلۃً زیادہ اور اچھی ہوتی تھیں کیونکہ وہ تمباکو نوشی میں وقت ضائع کرنے کی بجائے کاشتکاری میں زیادہ کوشش کرتے تھے جب کہ مسلمان کاشتکار تمباکو نوشی میں اپنا وقت ضائع کرتے اور کاشتکاری کو کم وقت دیتے تھے۔ لہٰذا انکی فصلیں نسبتاً کم اور خراب ہوتی تھیں۔

ایک اور پہلو اس عظیم نقصان کا یہ ہے کہ فرض کریں ایک سگریٹ نوش روزانہ ایک روپیہ کی سگریٹ پیئے تو گویا اپنی زندگی میں تقریباً پچیس ہزار روپیہ اسپر ضائع کرتا ہے۔ اگر اس سے اجتناب کیا جائے تو اتنی رقم دین یا دنیا کے کام میں خرچ کرنے سے بھی کافی فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے اگر کوئی شخص خلوصِ دل سے دین کیلئے اتنی رقم خرچ کرے تو "وہ دنیا ستر آخر" کے قول کیمطابق اس دنیا میں بھی لاکھوں روپے پائیگا اور آخرت کے اجر کا تو عدد شمار ہی نہیں۔ فی زمانہ اشاعتِ دین کیلئے بڑے روپے کی ضرورت بھی ہے ممکن ہے اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے بھی بعض کہہ دیں کہ عادت چھوٹتی نہیں۔ لیکن یہ محض عذر لنگ ہے راقم الحروف کو ذاتی تجربہ ہے کہ ذرا ہمت کی جائے تو یہ عادت دُور ہو سکتی ہے۔ رمضان شریف ہمیں خواہشات کو دبانے کی تربیت دیتا ہے۔ اسی کے پیشِ نظر اگر چند دن بھی دل کو قابو میں رکھا جائے تو یہ عادت ختم ہو جاتی ہے۔

احباب سے میری دردِ دل سے درخواست ہے کہ اس عادت سے پرہیز کر کے اپنی عافیت سنواریں۔ نوجوانوں کو خاص طور پر نصیحت کی جاتی ہے کہ اس میں ملوث نہ ہوں ورنہ آخر میں عادت سے مجبور ہو جائیں گے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس عادت سے بچائے آمین

(خاکسار بسمل غفاری۔ سیکرٹری تربیت دارالصدر شمالی ربوہ)

مجلسِ مذاکرہ

(۱) مورخہ ۱۰/۱۰/۸۱ بروز ہفتہ کو جماعت احمدیہ چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا نے ایک مجلسِ مذاکرہ منعقد کی بہت سے دوستوں کو پہلے ہی دعوت نامے بھجوائے گئے تھے تقریباً ۲۰۰ غیر از جماعت شامل ہوئے۔ یہ مجلس مذاکرہ صبح ۹ بجے شروع ہوئی اور ½۲ بجے بعد دوپہر تک جاری رہی۔ اس طرح یہ مجلس ساڑھے پانچ گھنٹے مسلسل رہی۔ مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ نے بہت احسن رنگ میں سوالات کے جوابات دیئے۔

(۲) مورخہ ۱۰/ اکتوبر کی رات ۹ بجے پھر سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا اور رات ½۱ بجے تک جاری رہا۔ اس میں بھی مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں نے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ جماعت احمدیہ چک ۱۵۲ شمالی کا یہ دو دن کا پروگرام بہت اچھا رہا الحمدللہ۔

(محمد طارق سلام مربی سلسلہ چک ۱۵۲ شمالی سرگودھا)

"تلاوتِ قرآن مجید کی اہمیت"

مکرم عبدالمالک صاحب لاہور

قرآنِ پاک جواہرات کی تھیلی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے اس ذات نے اس کو اتارا ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ یہ تمام انسانوں کے لئے اور تمام زمانوں کے واسطے مشعلِ راہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری)

یعنی تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو خود قرآن سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

چونکہ قرآن پاک احکم الحاکمین کا کلام ہے یہ اس لئے اس کو بڑے غور وفکر اور تدبر سے پڑھنا چاہیئے اور جس جگہ رحمت کا ذکر آئے اس جگہ ربّ العالمین کی رحمت مانگی جائے اور جہاں اس کے جلال اور عذاب کا ذکر ہو وہاں اس سے پناہ طلب کی جائے تلاوتِ قرآن کی اہمیت کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"جو شخص اللہ تعالےٰ کی کتاب میں سے ایک حرف پڑھے تو اس کو ہر حرف کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔" (ترمذی)

قرآنِ پاک فتح وظفر کا ہتھیار ہے اور اس حربہ سے تمام اقوامِ عالم کے دل جیتے جا سکتے ہیں چنانچہ حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآنِ کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں ..... اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو فتح تمہاری ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔" (الحکم ۱۷/ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

قرآنِ پاک میں سورۃ المزمل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"اور قرآنِ پاک کو خوش الحانی سے پڑھا کرو۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کرنے کا ارشاد فرمایا اور اس پر توجہ نہ دینے والوں کو فرمایا کہ۔ جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (ابو داؤد)

اسی کے بارہ میں حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔

"خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے"

الحکم ۲۴/ مارچ ۱۹۰۱ء

قرآنِ پاک کی تلاوت کے بارہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے ارشادات موجود ہیں اور بلکہ دعا سکھائی کہ۔ اے رب العالمین مجھے دن رات تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما۔

تلاوتِ قرآن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ۔

قرآن مجید اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک اس میں دل لگا رہے پس جب طبیعت اُکتا جائے تو اٹھ کھڑے ہو۔ (بخاری، مسلم)

ایک عجیب شان قرآن کی یہ بیان ہوئی ہے کہ تلاوت پر پابندی نہیں لگائی جتنا کوئی چاہے قرآن مجید پڑھے ہاں البتہ یہ ضرور فرمایا ہے کہ۔ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ (مزمل)

..... اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کرو

سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۸ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ - إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝

یعنی تو سورج کے ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے خوب تاریک ہو جانے (کے وقت) تک (مختلف گھڑیوں میں) نماز کو عمدگی سے ادا کیا کر اور صبح کے وقت قرآنِ کریم پڑھنے کو بھی لازم سمجھ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً (اللہ کے حضور میں ایک) قبول عمل ہے۔

پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنِ پاک کی تلاوت کثرت سے اور تدبر۔ فکر اور غور سے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ گھڑی کس کی ہے

ایک کلائی کی گھڑی محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی کوٹھی کے سامنے سے ملی ہے جس صاحب کی ہو نشانی بتا کر مجھ سے لے لیں۔ (محمد حسین خادم مسجد مبارک ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزی سالانہ اجتماع تک سو فیصد بجٹ ادا کرنے والی مجالس انصاراللہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل مجالس نے مرکزی سالانہ اجتماع کے دوسرے روز رات ۹ بجے تک اپنے بجٹ سو فیصد ادا کر دیئے تھے۔ ان مجالس کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قلم سے رقم فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ احسن جزا دے۔"

خاکسار ان تمام مجالس کے عہدیداران کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے اراکین کے اموال میں برکت بخشے۔ آمین

(صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

ضلع جھنگ:

پکا نسوانہ، ٹھٹھہ سندوانہ۔ چک ۵/۳۱۔ چک ۲۰ گھگ۔ چنیوٹ۔ شورکوٹ کینٹ۔ لولہ شریف۔ رجوعہ۔

ضلع فیصل آباد:

چک ۲۸۷ گ ب۔ فیصل آباد شہر۔ چک ۲۹۵ گ ب بیریانوالہ۔ چک ۱۲۷ ر ب۔ بہلولپور۔ چک ۱۳۲ ر ب ساہووالہ۔ چک ۵۸/۳ "ٹکڑا"۔ چک ۳۵۴ ج ب قادر آباد۔ چک ۴۳۳ ج ب دھیرکے۔ گوجرہ۔ چک ۲۹۶ ج ب جیچھاپور۔ چک ۲۹۷ ج ب۔ چک ۳۶۷ ج ب جلیانوالہ جڑانوالہ۔ چک ۶۴۶ گ ب ٹھٹھہ کالوکا۔ چک ۶۱ ج ب دھروڑ۔ چک ۵۶۳ گ ب شرقی۔ چک ۵۵۹ گ ب احمد آباد۔ چک ۹۶ گ ب صریح۔ چک ۱۰۷ ر ب غربی۔ چک ۵۵۔۵۶ گ ب چک ۶۱ ر ب بیدیانوالہ۔ چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ۔ چک ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ۔ چک ۲۷۸ گ ب شیرکا۔ چک ۲۷ ج ب کلاں۔ چک ۴۷۱ گ ب۔ چک ۶۰ ج ب شہباز پور۔ چک ۳۳ ج ب گھیالہ کلاں۔ چک ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ۔ چک ۶۰ گ ب کھیم سنگھ والا۔ چک ۸۹ ج ب رتن۔ چک ۸۸ ج ب حسیانہ۔ چک ۲۸۷ ج ب پلاسور۔ تاندلیانوالہ۔ چک ۳۰۲ ج ب کھتووالی چک ۲۷۶ ر ب گوکھووال۔ چک ۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ والا۔ چک ۶۲ گ ب شرقی۔ چک ۶۴۸ گ ب کوٹ غلام محمد۔ چک ۱۲۱ ج ب حسن پور۔ چک جھمرہ۔ چک ۲۳۲ ر ب بادے والا۔ چک ۵۶۵ گ ب۔ چک ۱۳۹ ر ب گھمی۔ چک ۴ گ ب۔ چک ۲۰۳ ر ب مانوالہ۔ چک ۵۲۸ گ ب مانوپور۔ چک ۴۷ ر ب بل جھامرہ۔ چک ۶۷ ر ب ماہل رجانہ۔ چک ۱۴۷ ر ب چوہڑی۔ چک ۱۹۵ ر ب جنڈانوالہ۔ چک ۳۶ گ ب۔ چک ۶۴۴ گ ب۔ چک ۳۳۲ ج ب دھنی دیو۔ چک ۷۲ گ ب چک ۵۲ گ ب۔ چک ۳۵۹ گ ب۔ چک ۲۲۶ گ ب خانپور۔ چک ۳۵۶ ج ب۔ چک ۴۵۵ گ ب کھتووالی۔ چک ۹۵ ج ب گہری۔ چک ۲۸۱ ج ب دواکھڑی۔ چک ۱۰۷ ر ب شرقی۔ چک ۲۱۰ گ ب۔ چک ۵۷ ج ب۔

ضلع سرگودھا:

سرگودھا شہر۔ خوشاب۔ بھیرہ۔ گھوگھیاٹ۔ چک ۲۸۶ جنوبی۔ چک ۹۸ شمالی۔ چک ۹۹ شمالی چک ۴۶ شمالی۔ چک ۶۹ جنوبی۔ چک ۳۵ جنوبی۔ چک ۴۳ جنوبی۔ چک ۳۵ جنوبی۔ چک ۳۳ جنوبی چک ۹ پنیار۔ کوٹ مومن۔ چک ۳۷ جنوبی۔ بھابڑہ۔ بھلوال۔ تخت ہزارہ۔ چک ۳۸ جنوبی۔ ہجکہ۔ چک ۷۹ شمالی۔ دودہ۔ چک ۳۹۔ ڈی بی۔ چک ۲ ٹی ڈی اے۔ چک ۱۶۸/۱۷ خنگلہ۔ احمد آباد جنوبی۔ چک ۴۱ جنوبی۔ چک ۱۲۴ جنوبی۔ چک ۱۵۲ شمالی۔ چک ۹۲ جنوبی۔ عمر آباد مجوکہ۔ ساہیوال۔ میانی۔ رکھ چراگاہ۔ چک ۱۳۰ شمالی۔ بھان چانن خان والا۔ جوہر آباد۔ چک ۸۲ جنوبی ہلال پور۔ چک ۳۹۔ ایم بی غریب کالونی۔ شاہ پور صدر۔ چک ۹۶ شمالی۔ چک ۱۰۴ جنوبی۔ اعوان آباد قائد آباد۔

ضلع میانوالی: بھکر

ضلع بہاولنگر:

فورٹ عباس۔ چک ۳۰۔ ۳۔ آر۔ چک ۱۶۹/۲۰ R، چک R۔ ۵۶/۴، چک R۔ ۱۸۴/۷

چک ۱۴۱ مراد۔ چک R۔ ۲۱۳/۹۔ چک ۲۱۰ مراد۔

ضلع بہاولپور:

بہاولپور شہر۔ اوچ شریف۔ چک ۸۹ ڈی بی شمالی۔ چک ۸۴۔ اے ایف نہر فتح۔ چک ۱۸۳ مراد چک ۱۹۲ مراد۔ چک ۲۳۔ ڈی این بی۔ چک ۱۹۰ مراد۔ چک ۱۶۱ مراد۔ چک ۱۶۰ مراد۔ سمہ سٹہ۔ چک ۶۳ ڈی بی جنوبی۔ شکرانی۔ چک ۲۲ حمید آباد۔ احمد پور شرقیہ۔ چک ۱۱۳ ڈی بی۔

ضلع رحیم یار خان:

رحیم یار خان شہر۔ خان پور۔ منڈی صادق آباد۔ چک R۔ ۷۵/۶ عباسیہ۔ چک ۲۱۳ پی۔ بستی گندھارا سنگھ۔ چک این پی/۳۲ شرقی۔ لیاقت آباد۔ چک ۱۰ پی۔

ضلع سیالکوٹ:

سیالکوٹ شہر۔ سمبڑیال۔ ڈسکہ کوٹ۔ اورا۔ بوبک مرالی۔ بدوملہی۔ بلوتولہ۔ بن باجوہ۔ بھوپال والا۔ بھڑتانوالہ۔ بھرو کے کلاں۔ پیرو چک۔ پمپ المعروف احمد آباد۔ پنڈی بھاگو۔ پسرور۔ پکی کوٹلی۔ تلونڈی بھنڈراں۔ ترسکہ میاں۔ جامکے چیمہ۔ جامکے ڈھینڈسہ۔ چھور۔ چونڈہ۔ چانگریاں۔ خانوالی میانوالی۔ دانہ زیدکا۔ دھدولبرا (منڈیکی گورائیہ) دھیدوالی۔ دولت پور۔ ڈگری گھمن۔ ربیو کے۔ راؤکے۔ رائے پور۔ رندھیر نگل۔ دابڑہ۔ ساہووالہ۔ ساہووال۔ شاہزادہ۔ عزیز پور ڈگری۔ فتوکے۔ قلعہ کالروالہ۔ قادر آباد۔ کوٹ کرم بخش۔ کوٹلی ہرنرائن۔ کنجروڑ۔ کھیوہ باجوہ۔ کلاسوالہ۔ کوٹ آغا۔ کوٹ نینیاں۔ کوٹ سردار خان۔ کورووال۔ گویاں کوٹ پڑا۔ کھٹیالیاں کلاں۔ کھٹیالیاں خورد شرقی۔ بٹے۔ موسے والا۔ للیانوالہ۔ مراڑہ۔ ظفروال۔ مالوکے بھلی۔ ملہوکے۔ مرل۔ مہدی پور۔ میانوالی سندھواں۔ نارووال نواں بھکیکے۔ نوشہرہ گکے زئیاں۔ نشتر آباد۔ باٹھانوالہ۔ اسلام نگر (پل نالگا) گوجرہ۔

ضلع گوجرانوالہ:

گوجرانوالہ شہر۔ ایمن آباد۔ بقاپور۔ بھڑی شاہ رحمان۔ پریم کوٹ۔ پیر کوٹ متصل احمد نگر۔ پنڈی بھٹیاں۔ ترگڑی۔ تولیکی۔ تتلے عالی۔ تلونڈی راہوالی۔ تلونڈی موسے خاں۔ چک پٹھان۔ چک چھٹہ۔ دولووالی۔ ڈاہرانوالی۔ سلموکے۔ سادھوکے۔ فیروزوالہ۔ قیام پور ورکاں۔ قلعہ سنگھیاں۔ کولوتارڑ۔ کوٹ مرزا جان۔ گکھڑ منڈی۔ گرمولا ورکاں۔ لوہری والا۔ مانگٹ اونچے۔ مہے چھٹہ۔ منڈی سکھیکی۔ نوشہرہ ورکاں۔ وزیر آباد۔ چیانوالی۔ ہیڈ خانکی۔ حافظ آباد۔ پھلوکی۔

ضلع لاہور:

حلقہ دارالذکر لاہور۔ مغلپورہ۔ بیدی۔ رائے ونڈ۔ شاہدرہ فیکٹری ایریا۔ شاہدرہ ٹاؤن۔ کلاس۔ لدھیکے نیویں۔ ہڈیارہ۔ جاہمن۔ رکھ شیخ کوٹ۔ رچنا ٹاؤن۔

ضلع قصور:

قصور شہر۔ جوڑہ۔ مصطفیٰ آباد۔

ضلع شیخوپورہ:

شیخوپورہ شہر۔ آنبہ کالیہ۔ بھینی شرقپور۔ بابڑیانوالہ۔ بھوئیوالی۔ چوہڑکانہ۔ جھنگڑ حاکم والا۔ چوڑا سگھر۔ چک ۳/۵۳۔ چک ۴/RB ساہووالہ۔ چک ۱۰/۶۳ خورد۔ چک ۱۶ جید۔ چک ۱۸ بہوڑو۔ چک ۲۵/RB سٹھیالی خورد۔ چک ۴۵ مرڑھ۔ چک ۷۹ نواں کوٹ عرف پھاٹوالی چک ۱۱۷ چھور۔ چک ۱۲۳ سرانوالی بھلیر۔ چک ۱۶۹ گرمولا۔ ڈھاکے۔ ڈیرہ دادو پوترے۔ سانگلہ ہل۔ سچا سودا۔ بشیرو کے۔ شرقپور خورد۔ کوٹ عبدالمالک۔ کوٹ رحمت خان۔ کرتو پنڈوری کجر۔ کوٹ سوندھا۔ کوٹلی چھور ۱۱۷۔ گھچل ورک و بھنڈیر۔ گھڑیال کلاں۔ ننکانہ صاحب۔ نارنگ منڈی۔ واربرٹن۔ فتح کلاس میانہ پنڈ۔

ضلع گجرات:

گجرات شہر۔ بنگلہ ۱۸ اسلام آباد۔ برسا خورد۔ کیرانوالہ۔ چاکانوالی۔ بارموسیٰ۔ کوٹ موجدین۔ تہال۔ چوکنانوالی۔ چک ۹ گوربخش پورہ۔ چک ۲۶۔ احمد آباد۔ دیونا ماجرہ۔ دھوریہ۔ دھیرکے کلاں ڈنگہ۔ رسول نگر۔ سدوکے۔ سوک کلاں۔ شادیوال۔ کڑیانوالہ۔ کنجاہ۔ کھوکھر غربی۔ کھاریاں۔ گولیکی۔ گھیڑ۔ گلانوالہ۔ لالہ موسیٰ۔ منڈی بہاؤالدین شوگر مل۔ مونگ۔ معین الدین پور۔ مکیانہ۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۸۱۷

میں ابوالفضل محمد اسماعیل ولد مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ زمینداری عمر ۴۷ سال بیعت ۲۲ دسمبر ۱۹۶۸ء ساکن اسٹیشن روڈ برہمن بڑیا کومیلا بنگلہ دیش بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۰-۸-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- ایک مکان برقبہ ۷۵۰ مربع گز مالیتی پندرہ ہزار ٹکہ۔
۲- ایک رہائشی تین شیڈ مالیتی -/۵۰۰۰ ٹکہ
۳- زرعی زمین سوا نو ایکڑ مالیتی دو لاکھ اسی ہزار ٹکہ۔

اس وقت مجھے مبلغ آٹھ صد ۷۴ اور ۷۸۰ ٹکہ ماہوار بصورت ملازمت و صنعت مل رہے ہیں اور مبلغ سات ہزار ٹکہ سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ابوالفضل محمد اسماعیل اسٹیشن روڈ برہمن بڑیا ضلع کومیلا۔

گواہ شد:- عبیدالرحمٰن بھویاں ولد ڈاکٹر فضل الرحمٰن بھویاں - سیکرٹری وصایا بنگلہ دیش

گواہ شد:- اے۔ کے رضا الکریم مرحوم ولد پنڈت عبدالغفور نورجہاں روڈ ۱/۴۱ روڈ ڈھاکہ۔

مسل نمبر ۲۴۸۱۸

میں محمد ادریس صاحب ولد کفیل الدین احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدی پارہ المعرف کاندی پارہ برہمن بڑیا ضلع کومیلا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۰/۸/۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- زرعی زمین رقبہ ۲۹۰۴ مربع گز مالیتی ۸۰۰۰ ٹکہ واقع شول پور ضلع برہمن بڑیا ضلع کومیلا۔

اس وقت مجھے مبلغ ۹۷۵ ٹکہ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ ایک ہزار ٹکہ سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد ادریس ولد کفیل الدین احمد صاحب احمدی پارہ المعرف کاندی پارہ برہمن بڑیا بنگلہ دیش

گواہ شد:- اے۔ کے رضا الکریم ولد پنڈت عبدالغفور ۱/۴۱ نورجہاں روڈ ڈھاکہ

گواہ شد:- عبیدالرحمٰن بھویاں سیکرٹری وصایا بنگلہ دیش۔

مسل نمبر ۲۴۸۱۹

میں ڈاکٹر محمد انور حسین صاحب ولد مولوی عبدالمنان صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ڈاکٹری عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن مورائل برہمن بڑیا ضلع کومیلا بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۰/۸/۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- ایک رہائشی مکان رقبہ -/۱۴۰۰ مربع گز مالیتی -/۱۰۰۰۰ ٹکہ واقع مورائل برہمن بڑیا

اس وقت مجھے مبلغ پندرہ صد ۱۵۰۰ ٹکہ ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا ہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ڈاکٹر محمد انور حسین والد مولوی عبدالمنان صاحب برہمن بڑیا ضلع کومیلا بنگلہ دیش۔

گواہ شد:- اے۔ کے رضا الکریم ولد پنڈت عبدالغفور صاحب ۱/۴۱ نورجہاں روڈ ڈھاکہ بنگلہ دیش

گواہ شد:- عبیدالرحمٰن بھویاں سیکرٹری وصایا بنگلہ دیش۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ
ایک ضروری ارشاد

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔
"غرض کچھ کام ہو چکے ہیں۔ کچھ زیر تکمیل ہیں۔ اور کچھ آئندہ کرنے ہیں۔ یہ سب آپ سے مالی قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ میں اپنے پیارے بھائیوں سے اس پیغام کے ذریعہ یہ خواہش رکھتا ہوں کہ مالی قربانیوں کے آٹھویں مرحلہ میں وہ پچھلے تمام مراحل سے نمایاں طور پر زیادہ مالی قربانیاں پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء"
تمام امراء اور صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ سے گذارش ہے کہ وہ حضور انور کے اس پیغام کو بار بار دوستوں تک پہنچائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید
(یکم دسمبر تا ۱۰ دسمبر)

وقفِ جدید کے مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں قریباً ایک ماہ کا نہایت ہی قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے لہٰذا تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان اور متعلقہ عہدیدار صاحبان سے التماس ہے کہ براہِ مہربانی یکم دسمبر سے ۱۰ دسمبر تک حسب سابق "وصولی چندہ وقفِ جدید کا عشرہ" منائیں اور کوشش کریں کہ منظور شدہ بجٹ اضافہ کے ساتھ ۳۱ دسمبر سے قبل جمع ہو کر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو جائے نیز اس عشرہ کے دوران اپنی کارگذاری کی رپورٹیں بھی وقفِ جدید کو بھجوائی جائیں۔
جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

سٹیج یا حلقہ خاص کے ٹکٹوں کیلئے درخواست

جلسہ سالانہ قریب ہے۔ سٹیج اور حلقہ خاص کے ٹکٹوں کے لئے درخواستیں آرہی ہیں۔ اس سلسلہ میں بہنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہر ٹکٹ کی درخواست پر صدر مقامی کی تصدیق ضروری ہے۔ اگر آپ نے پہلے درخواست بھجوادی ہے اور صدر کی تصدیق نہیں بھجوائی تو دوبارہ بھجوائیں۔ دوران جلسہ کسی کو ٹکٹ نہیں دیا جائیگا۔ ۲۶ کو صبح آٹھ بجے سے قبل ٹکٹ حاصل کرلیں۔ بے پردہ خواتین کو ٹکٹ نہیں دیا جائے گا اس لئے لجنات کی صدر تصدیق کرتے ہوئے اس بات کا ذکر ضرور کریں کہ یہ پردہ کرتی ہیں۔ بے ضرورت ٹکٹ نہ لیں سٹیج کی جگہ بھی محدود ہوتی ہے اور حلقہ خاص میں بھی چند سو کرسیاں ہوتی ہیں۔ لجنہ کے قانون کے مطابق ہر لجنہ کی صدر کو ٹکٹ سٹیج ملتا ہے لیکن ٹکٹ جاری کرتے ہوئے اس بات کو ملحوظ رکھا جائیگا کہ ٹکٹ اسی صدر کو دیا جائے جس کی لجنہ عملاً کام کر رہی ہے مثلاً رپورٹ آتی ہے۔ چندہ آتا ہے سالانہ اجتماع پر وہ آتی ہیں اگر رپورٹ نہیں بھجوائیں تو ٹکٹ نہیں دیا جائیگا۔
(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان کمیشن صدر انجمن برائے محررین

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اوّل و دوم محررین کی ضرورت ہے صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہش مند ہوں تعلیمی قابلیت کم از کم مولوی فاضل، میٹرک اور بی۔ اے تمام مضامین پاس ہونی چاہیئے۔ ایسی درخواستیں ۱۲/۸۱ تک ناظر دیوان صدر انجمن کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

۱۔ نام امیدوار معہ ولدیت و مکمل پتہ۔ ۲۔ تاریخ پیدائش۔ ۳۔ تعلیمی قابلیت بمعہ فولو اسٹیٹ کاپی سند۔ ۴۔ سابقہ تجربہ۔ ۵۔ صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ۔ ۶۔ چال چلن نیز دینی حالت کے متعلق امیر / پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔ ۷۔ شعائر اسلامی کے پابند ہوں۔ ۸۔ دینی معلومات رکھتے ہوں۔ ۹۔ امیدواران کو تحریری امتحان اور انٹرویو بھی دینا ہوگا۔ امتحان کارکنان درجہ دوم میٹرک کے سٹینڈرڈ کے مطابق اور گریجوایٹ یا اس سے زائد تعلیم کے امیدواران کا کارکنان درجہ اوّل کے مطابق لیا جائے گا۔

کارکنان درجہ دوم کا گریڈ امتحان کمیشن پاس کرنے کی صورت میں ۵۰۸-۱۴/۳۴۰-۱۲-۲۸۰

" " اوّل " " " " " " ۶۰۶-۱۸/۳۹۰-۱۴-۳۲۰

ملے گا۔ امداد گندم۔ امداد موسم سرما اور علاج کی سہولتیں اس کے علاوہ ہوں گی۔

کارکنان درجہ اوّل و دوم کے نصاب کا اعلان ۲۲ ۸/۸۱، ۲۵ ۸/۸۱ اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

امتحان تحریری مورخہ ۹ ۱۲/۸۱ بروز بدھ بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح ہوگا۔ انٹرویو مورخہ ۱۰ ۱۲/۸۱ بروز جمعرات بوقت ۱۲ بجے صبح ہوگا۔ کاغذ۔ قلم ہمراہ لائیں۔

جو امیدواران سابقہ امتحان میں شامل ہوئے۔ اب بھی درخواست کر کے شامل ہو سکتے ہیں۔

(ناظر دیوان، صدر کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

۱۔ وقفِ جدید کا سال ۱۹۸۱ء ۳۱ دسمبر سے ختم ہو رہا ہے۔ ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ وہ اطفال و ناصرات کے وعدہ جات کی وصولی کی طرف فوری طور پر توجہ فرمائیں۔ ناصرات سے چندہ جات کی وصولی کے لیے مقامی لجنات سے تعاون کی درخواست کریں۔

۲۔ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کے سلسلہ میں یکم سے گیارہ ۱۱ دسمبر تک عشرہ وصولی وقف جدید دفتر اطفال منایا جائے۔ جس کی رپورٹ مرکز کو بھجوائی جائے۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری بھاوجہ محترمہ فرزانہ سمیع صاحبہ کراچی میں اچانک بیمار ہو گئی ہیں۔ انہیں پیٹ میں درد کی شکایت تھی جس کا اپریشن ہوا ہے۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(روفہ چوہدری مکان ۱/۱۱ دارالبرکات ربوہ)

آپریشن سے پہلے

چار کیپسولز کی کیور (CURE) آپریشن سے بچا سکتی ہے۔ آنکھ کا پھولا۔ ناسور۔ گوہانجنی۔ ککرے (موتیا بند .....) ناک کی بندش۔ ٹانسلز۔ خنازیر۔ مہکے کان بہنا۔ پھوڑے۔ رسولیاں۔ گلٹیاں۔ بھگندر۔ بواسیر۔ فیشر۔ کانچ نکلنا۔ فسچولہ معدہ کا السر وغیرہ امراض کی ۱۴۰ کیورز (CURES) -/۱۵ فی کیور۔ لٹریچر مفت۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

بقیہ: خطبہ جمعہ

کرتا ہے اور اس دنیا کے علاوہ اُس دنیا میں بھی اس کا مقدر ہو جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ خلاصہ اس ساری بات کا یہ ہے کہ یہ زبان جو اللہ نے ہمیں دی ہے اسی کو امن اور اطمینان پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے اور اسی کو فساد پھیلانے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ انسان کو اس زبان کے استعمال کی آزادی ہے اگر یہ زبان خدا کے حکم کے مطابق استعمال ہوگی تو اللہ کے انعام پائے گی اور اگر خدا کو چھوڑ کر دوری اور مہجوری کی راہوں کو اختیار کرے گی۔ تو خدا کی رضا کی جنتیں اس کو نہیں ملیں گی بلکہ وہ شخص شیطان کی گود میں جا بیٹھے گا اور جس کا عقیدہ اور جس کا عمل ایک نہ ہوگا وہ ہلاکت کی راہ کو اختیار کرے گا۔ حضور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے کہ ہماری زبان بھی اسلام کا نام لے۔ ہمارا راسخ عقیدہ بھی اسلام پر ہو اور ہمارے اعمال اور کردار بھی اسلام کی ضروریات کے عین مطابق ہو۔ اور ایک مسلم یعنی یعنی کامل فرماں بردار کی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا کا سایہ ہمیشہ ہمارے سر پر رہے۔ آمین!

خطبہ کے بعد حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور سلام پھیرنے کے بعد گیارہ دفعہ قدرے بلند آواز میں "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے مبارک کلمات کا ورد کیا۔ جملہ احباب نے بھی حضور کے ہمراہ یہ بابرکت کلمات دوہرائے۔ بعد ازاں حضور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا اور واپس تشریف لے گئے۔

بقیہ: اخبار احمدیہ

(حکیم محمد صدیق دواخانہ طب جدید محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

• مکرم میاں غلام احمد صاحب مالک رائس فیکٹری ربوہ کا دوسری بار اپریشن ہوا ہے ڈاکٹروں نے آپریشن کے ذریعہ معدہ سے گندہ مواد نکال دیا ہے آپریشن کی وجہ سے کمزوری تشویشناک حد تک ہے۔

احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے محترم میاں صاحب موصوف کو کامل صحت و سلامتی عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ عبدالمومن۔ ربوہ)

• مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب آف سرگودھا کے صاحبزادے انیس احمد صاحب سٹوڈنٹ علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور گذشتہ ماہ ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ اس حادثہ کا ان کے دماغ پر بھی اثر ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے عزیز موصوف کو جلد شفاء کامل بخشے۔ (محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ)

قیصر ہسپتال

جہاں بذریعہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج، کوالیفائیڈ ڈاکٹروں کی زیر نگرانی ہر امراض کا شافی علاج کیا جاتا ہے

ڈاکٹر ایس اے قیصر (ایم ڈی ہومیو)

وسن پورہ سکیم نمبر ۲۔ لاہور

فون ۳۳۰۲۰۷، پوسٹ بکس ۱۶۵۰

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ چوک گھنٹہ گھر ○ ربوہ بالمقابل ایوان محمود

۷۱ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۱۴

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

ہاضمون رجسٹرڈ

قبض۔ تیزاب۔ اور گیس کا شرطیہ علاج۔

نصرت دواخانہ ہاضمون بالمقابل ایوان محمود گول بازار ربوہ

معذرت

بجلی کی خرابی کی وجہ سے اخبار بروقت ۲۱/۱۱/۸۱ کو شائع نہیں ہو سکا جس کے لیے ہم معذرت خواہ ہیں۔ (مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴